سوال

(856)ایک حدیث کی اسنادی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تہجد کے اٹھنے کے وقت وردیعنی دس دس مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکبَرُ، سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ'' وغیرہ پڑھنے والی ابوداؤد کی حدیث کی اسنادی حیثیت درکار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''سنن ابی داؤد'' کی جس روایت کی سائل نے نشاندہی کی ہے، اس کو امام موصوف نے ''بَابُ مَا یَقُولُ اِذَا اَصبَحَ'' کے تحت بیان فرمایا ہے۔ صاحب ''العون'' اس کی تشریح میں رقمطراز ہیں:

'قَالَ المُنذِرِیُّ : وَاَخرَجَهُ النِّسَائِیُّ، وَفِی اِسنَادِهٖ بَقِیَّةُ بنُ الوَلِیدِ وَفِیهِ مَقَالٌ'

یعنی امام منذری نے کہا ہے: اس روایت کو نسائی نے بھی بیان کیا ہے۔ اس کی سند میں ''بقیہ بن ولید'' راوی ہے اور وہ متکلم فیہ ہے۔''

لہٰذا یہ روایت ضعیف ٹھہری۔ لیکن واضح رہے کہ نسائی کی روایت اس علّت سے خالی اور صحیح الإسناد ہے، اس لیے وہ قابلِ حجت و تسلیم ہے۔ ملاحظہ ہو! (النّسائی: باب ذکر ما یستفتح به القیام) اسی بناء پر علامہ ابن قیم رحمہ اللہ یہ دعا اور مختلف اَدعیہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

'فَکُلُّ ہٰذِهِ الْاَنوَاعُ صَحَّت عَنهُ صلی اللہ علیہ وسلم ۔' (زاد المعاد، جز:۱، ص:۵۱)

یعنی یہ تمام مختلف الأنواع دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سندوں سے ثابت ہیں۔

لہٰذا اس دعا کا پڑھنا بھی مسنون ثابت ہو گیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس پر حسن صحیح کا حکم لگایا ہے۔ (سنن اَبی داوٗد، بَابُ مَا یُستَفتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدُّعَاءِ، رقم:۷۶۶، ورقم ۶۹۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:732

محدث فتویٰ